قطعات

(جناب رعنا جلی)

شام کی تیرگی حقیقت میں   صبح کی روشنی کا ہے اک روپ
موت سے دور بھاگنے والے   موت بھی زندگی کا ہے اک روپ

کل ہوئی بھی اگر تو کل ہوگی   آج کا کام آج ہی کرلو
کل یہ موسم یہ پھول ہوں کہ نہ ہوں   آج پھولوں سے جھولیاں بھرلو

روشنی کی اگر تمنا ہے   نامۂ زندگی سیاہ کرو
رحمتِ حق نہ روٹھ جائے کہیں   احتیاطاً بھی کچھ گناہ کرو

جب سے دیکھا ہے میری آنکھوں نے   تیری مستی بھری نگاہوں کو
دور ہی سے سلام کرتا ہوں   میکدے کی حسین راہوں کو

ساقیٔ بزم کو سلام کرو   پھر طوافِ سبو و جام کرو
میکدے کے ہیں جس قدر آداب   میکشو اُن کا احترام کرو

ہر عمل ہے غرض کا اک سودا   ہر سخن جھوٹ کی عمارت ہے
ہر نفس رہنِ فکرِ سود و زیاں   زندگی کیا ہے اک تجارت ہے